ظالمانہ، غیر اسلامی بجٹ، اسلامی نظام سے گریز اور اسمبلی سے بائیکاٹ

ایوانِ حکومت ۱۹۸۶ء کی پارلیمنٹ میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ

کا عظیم کارنامہ

> میں متحدہ شریعت محاذ کی طرف سے اعلان کرتا ہوں کہ بجٹ نہ اسلامی ہے نہ جمہوری
> غیر اسلامی، غیر جمہوری اور ظالمانہ بجٹ کی تائید کرکے ہم ظلم میں ہرگز شریک نہیں ہو سکتے

۹ر جون ۱۹۸۶ء کو قومی اسمبلی کے صبح کے اجلاس میں متحدہ شریعت محاذ کے صدر شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ نے شریعت محاذ کے فیصلے کے مطابق بجٹ سیشن سے شریعت محاذ کے تمام ارکان کے مکمل بائیکاٹ کا اعلان فرمایا جو اختتام تک جاری رہا۔ محاذ کے رہنماؤں کے بائیکاٹ کے بعد اپوزیشن اور اسلامی پارلیمانی محاذ کے ارکان نے بھی وقتی، علامتی بائیکاٹ کرکے شریعت محاذ کے بائیکاٹ کو مؤثر بنایا۔ الحمدللہ کہ بجٹ کے سلسلہ میں حکومت نے نظر ثانی کرلی، مگر اصل مسئلہ نفاذِ شریعت پر حکومت ٹس سے مس نہ ہوئی۔ انشاءاللہ پارلیمانی تاریخ میں محاذ کے اس فیصلہ اور حضرت شیخ الحدیثؒ کے اس اعلان کا ایک اہم مقام رہے گا۔ ہم حضرت شیخؒ کے اسمبلی میں سادہ، مختصر اور مؤثر خطاب کو یہاں سیکرٹریٹ کی رپورٹ سے افادۂ عام کے پیشِ نظر نقل کر دیتے ہیں

مولانا عبدالحق

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محترم جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا شکر گذار ہوں کہ آپ نے مجھے اجازت دی، میں آپ کا مختصر وقت لوں گا۔ چونکہ ایوان میں ہم اس لیے جمع ہوئے ہیں کہ اس بجٹ پر غور کریں کہ آیا یہ قابلِ برداشت ہے یا نہیں! آیا شریعتِ اسلامیہ کے مطابق ہے یا نہیں، مخالف ہے، کیا اس سے مظلوم کی دادرسی ہوتی ہے؟ ظالم سے بدلہ لیا جاتا ہے؟ بہر تقدیر اس بجٹ پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو بحیثیت جمہوری ہونے کے اس کے متعلق ہمارے اکثر لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ جمہوری ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ مجھ سے پہلے جو تقریریں ہوئیں انہوں نے تصریح کر دی کہ وزراء صاحبان بازار میں ذرا جا کر تحقیق کرلیں تو ہر چیز کی قیمت اور نرخ بڑھ چکے ہیں، کرائے بڑھ چکے ہیں، پھر بھی یہاں یہ حالت ہے کہ اس کو عوامی اور جمہوری کہا جاتا ہے تو میری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ جمہوری معنیٰ ہے عوامی اور عمومی۔ یعنی یہ بجٹ ایسا ہے کہ جس سے انسان، بچہ، بوڑھا، عورت، یہاں تک کہ حیوانات بھی اس کے برداشت سے معذور ہیں، اس کی زد میں آرہے ہیں اور ان سب کو تکلیف پہنچ رہی ہے جمہوریت کے نام پر سب لوگوں کو جکڑ دیا اور سب لوگوں کی کمر توڑ دی، ہر چند شکوہ و شکایت ہے، جب ہم بازار میں پھرتے ہیں تو ہمیں لوگ کہتے ہیں کہ ہماری تباہی و بربادی آپ ممبران دیکھ رہے ہیں اور کچھ آواز نہیں اٹھاتے۔

اسلام کے نام پر آنے والو! سب اپنے گریبان میں دیکھو

تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بجٹ جمہوری تو قطعاً نہیں نہ ہی اسلام کی بات، باقی اسلام کی حالت تو یہ ہے کہ ہم یہاں سات آٹھ برس سے چلاتے رہے ہیں کہ اس ملک میں اسلام نافذ ہوگا اور یہاں جو اسلام چاہتا ہے وہ ہمیں ووٹ دے۔ ہم سب لوگ جو یہاں آئے ہیں حقیقت یہ ہے کہ آپ سب لوگ اپنے گریبان میں دیکھیں، کیا تم لوگوں نے وعدہ نہیں کیا کہ ہم شریعت کا نفاذ کریں گے؟ اگر کیا ہے اور یہ بات درست ہے کہ چھوٹے بڑے یہاں جتنے بھی ایوان میں ہیں، سینٹ میں ہیں انہوں نے قوم سے یہ وعدہ کر لیا ہے کہ اسلام کو نافذ کریں گے۔ اب جب سینٹ میں یہ بل پیش ہوا تو اب بیانات آرہے ہیں کہ ہم یہ شریعت بل نافذ نہیں کریں گے بلکہ ایسی

شریعت نافذ کریں گے جس پر سب کو اتفاق ہو ـــ تو بھائی اگر آپ سب کا اتفاق چاہتے ہیں تو اوّل تو یہ ہے کہ یہ چودہ سو سال تک یہ اسلام نافذ اور جاری رہا اُس وقت کسی نے نہیں کہا کہ اس میں اختلاف ہے اگر ایسا ہے تو ہم یہ کہیں گے کہ رات اور دن میں بھی اختلاف ہے تو اس سے بھی نکل جاؤ، اور میٹھے اور کڑوے میں بھی اختلاف ہے اس سے بھی نکل جاؤ، اور مرد اور عورت میں بھی اختلاف ہے تو اس سے بھی نکل جاؤ، اور زمین و آسمان میں بھی اختلاف ہے اس سے بھی نکل جاؤ۔ اسلام کا مسئلہ آتا ہے تو ہمیں اتفاق یاد آجاتا ہے جبکہ حق و باطل میں اتفاق کب ممکن ہے۔

یہ عجیب مسئلہ ہے کہ جب اسلام کا مسئلہ آتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ اس میں اختلافات کو دور کریں گے۔ آپ کیسے دور کریں گے احق و باطل میں اختلاف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے زمانے میں رہا اور ان سے پہلے جو پیغمبر گذرے ہیں اُن کے زمانے میں بھی اختلافات رہے ہیں، اُن کے زمانے میں بھی مسلمانوں اور کافروں کے درمیان اختلافات رہے ہیں، تو وہاں تو کسی نے یہ نہیں کہا، آج یہ کہا جا رہا ہے کہ ہم اختلاف کو مٹائیں گے۔

بھائی! میں تفصیل سے عرض نہیں کرنا چاہتا، لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ یہ ٹال مٹول ہے۔ اس لیے کہ اگر کوئی اختلاف نہ کرے تو وہ بھی کھڑا ہو جائے اور وہ بھی یہ کہہ دے کہ بھائی میرا بھی مطالبہ ہے۔ یہ صرف پاکستان ہی نہیں ہے کہ حکومت چلاتا ہے ایران بھی تو چلاتا ہے، جائیے ایران میں اور وہاں کتنے سُنّی ہیں، ان کے کتنے حقوق کو جمع کیا گیا اور جاری کیا گیا، کوئی ہے یا اسی طریقے سے دوسری حکومتوں میں، ملکوں میں وہاں بھی تو اقلیتیں ہوا کرتی ہیں، یہاں بھی اقلیتوں کے الگ حقوق ہیں، شریعت میں ان کو پورے حقوق کا تحفظ دیں گے۔ الغرض یہ محض بہانہ ہے۔

تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اسلام (شریعت بل) تو ابھی ہمارے ایوان نے مانا نہیں، سینٹ میں ابھی جھگڑا ہے اس پر۔ تو ابھی جو پیدا نہیں ہوا اس کا نام رکھ دیا، بچہ پیدا نہیں ہوا اس کا نام رکھ دیا ـــ اسلام (بصورت شریعت بل) ابھی ہم لوگوں نے مانا نہیں ہے اور ہم اس کے مخالف ہیں۔

ہم اس میں انتظار کریں گے کہ اختلاف مٹ جائے، آسمان و زمین مٹ جائیں تو تب، اختلاف ہے نا ـــ اس اختلاف کو مٹانے کے انتظار میں ابھی اسلام نہیں آیا۔ تو جب اسلام زندگی میں آیا ہی نہیں تو یہ تمہارا بجٹ اسلامی کیسے بنا؟ اسلامی ہے یا کفرانی ہے؟ اسلام ہے ہی نہیں، ابھی جاری کریں گے، غور کریں گے، اتفاق آئے گا، اختلاف ختم ہوگا سب اس کے بعد یہ مراحل طے ہوں گے یعنی اسلام آنے کے بعد، چالیس برس ہم حکومت چلاتے رہے عوام کو کہتے رہے کہ اسلام لائیں گے! اور ہم ایوان کے جو ممبر ہیں وہ یہ کہتے رہے کہ ہم اسلام لائیں گے! وہ اسلام کہاں ہے؟ لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ یہ اسلام ہے کہ ہر چیز کو مہنگا کر دیا گیا، ہر برائی، ہر بے حیائی پھیلا دی گئی۔

اس لیے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ کا زیادہ وقت نہیں لیتا میں اپنے متحدہ شریعت محاذ کے مشورے کے مطابق یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بجٹ اسلامی نہیں ہے جمہوری نہیں ہے یہ بالکل غیر اسلامی اور ظالمانہ ہے، میں اس کی تائید نہیں کرتا اور متحدہ شریعت محاذ کے ممبر بھی اس کی تائید نہیں کرتے۔ تو اس بجٹ کا بھی ہم بائیکاٹ کریں گے۔ ہم کہیں گے کہ ہم اس میں شامل نہیں ہوتے، ہم کیوں ظلم میں شریک ہوں، ہم اس بجٹ میں شریک نہیں ہوتے، اس بجٹ کا بائیکاٹ کرتے ہیں۔ اس بجٹ کا ہمارا بائیکاٹ ہوگا۔

میں اپنے متحدہ شریعت محاذ کے بزرگوں سے اور دوسرے ممبر بھی مسلمان ہیں ہمارے، پکے مسلمان ہیں، پختہ مسلمان ہیں اُن سے بھی میں عرض کروں گا کہ شریعت کا انکار نہ کریں اور شریعت کا نفاذ فرمائیں، فوراً اعلان کر دیں تاکہ یہ ہمارے بجٹ اور یہ ہماری تمام چیزیں عبادتوں میں شمار ہو جائیں، میں اس کا بائیکاٹ کرتا ہوں اور میرے ساتھ میرے جو بزرگ ہیں وہ اس ایوان کے اس بجٹ کے انقطاع کا اعلان (اُن کی طرف سے) میں کرتا ہوں، باقی دوسرے بزرگ بھی مجھے یقین ہے کہ انشاءاللہ ہمارے ساتھ بائیکاٹ میں شمولیت فرمائیں گے۔

ملک میں ہونے لگے جوہر ترے پھر آشکار — قوم میں بڑھنے لگا ہر سو ترا عزّ و وقار
جم گیا قلبِ اکابر پہ بھی نقشِ اعتبار — بن گیا مجلس کا ان کی تو مشیر و مستشار
ہو گیا قائل تری حکمت کا ہر اعلیٰ دماغ
رفتہ رفتہ بن گیا تو قوم کا چشم و چراغ